حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی شہرہ آفاق تصنیف

انفاس العارفین

مترجم

سید محمد فاروق القادری

تصوف فاؤنڈیشن، لاہور

انفاس العارفین

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

نوری بک ڈپو لاہور

marfat.com
Marfat.com

جملہ حقوق بحق نوری بک ڈپو محفوظ ہیں

انفاس العارفین

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

تقدیم

راجہ رشید محمود ایم اے ماہر مضمون اردو

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ

ترتیب و ترجمہ

حضرت علامہ حکیم محمد اصغر اطہر فاروقی مدظلہ العالی

نوری بک ڈپو۔ لاہور

ناشر و تاجر

آر۔ آر پرنٹرز لاہور

مرکزی دفتر: معصوم منزل۔ اسلام گنج۔ لاہور

مرکز فروخت: بازار داتا صاحب۔ لاہور

marfat.com

Marfat.com

پس اللہ تعالیٰ کا ممکنات کے ساتھ علم اس کے علم بذاتہٖ میں سمویا ہوا ہے۔ اس حقیقت سے کہ اس سے کوئی چیز خارج نہیں ہوتی، اوصاف انتزاعیہ کا اپنے موصوفات کے ساتھ حال بھی تجھے اس کے سمجھنے میں مدد دے گا۔ انتزاعی اوصاف بھی وجود رکھتے ہیں جو آثار سے مرتب ہونے پر وجود خارجی کے مقابل پائے جاتے ہیں اور یہی منشا اتصاف ہوتا ہے اور اسی بنا پر موصوف اور صفات میں امتیاز قائم کیا جاتا ہے۔

اور علم تفصیلی اور وہ موجودات خارجیہ اور صور ذہنیۃ، علوی اور سفلی کا علم حضوری ہے پس غور و فکر کرو شاید یہ اہم مسئلہ خالی الذہن ہو کر باریک بینی سے اور زیادہ واضح ہو جائے ہم نے تعلیقات شرح تجرید میں اس کی مزید تفصیل بیان کی ہے۔

حضرت والد ماجد کے واقعات کشف اور اس سے متعلقہ حالات

فرمایا کرتے تھے میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک جماعت حق تعالیٰ کے دیدار کے لئے بھاگم بھاگ چلی جا رہی ہے۔ میں بھی اس جماعت میں ہوں ایک پاک مصفا جگہ آئی اور عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ ان تمام لوگوں نے مجھے اپنا امام بنایا جب نماز ختم ہو گئی میں اس جماعت کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا تم یہ تمام کوشش کس کی طلب میں کر رہے ہو انہوں نے کہا حق تعالیٰ کی طلب میں۔ میں نے کہا میں وہی تو ہوں جس کی طلب تم کرتے ہو انہوں نے اٹھ کر میرے ساتھ مصافحہ کیا۔ راقم الحروف (ولی اللہ) کہتا ہے کہ اس قسم کی خواب کبھی حق تعالیٰ کی اعانت سے تصرف فی الخلق کے مقام کی بشارت دیتی ہے اور کبھی ایسا دعویٰ اس وقت کرتا ہے جب وہ فنا فی التوحید ہوتا ہے۔

فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ میں نے حق تعالیٰ سے تحقیق و تجدد امثال کی طلب کی مجھ پر ایک حالت طاری ہو گئی کہ میں نے خود کو قیوم عالم دیکھا اور عالم کے ہر ذرہ کا اپنے ساتھ ربط و تعلق مشاہدہ کیا کہ اگر وہ منقطع ہو جائے تو لاشئی محض ہو جائے۔

فرماتے تھے ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا حضرت حق سبحانہٗ تعالیٰ میرے

marfat.com
Marfat.com

گھر تشریف لائے ہیں، میں گھر کی تنگی سامان کی بے ترتیبی اور تمام وہ حالات جو بزرگوں کی موجودگی میں نامناسب ہیں۔ سے خجل اور شرمندہ ہوں لیکن اس طرف سے بے انتہا لطف وکرم مبذول ہوتا ہے۔ علی الصباح اتفاقاً حافظ عبداللطیف کے گھر گیا۔ انہوں نے مجھے گھر کے اندر بٹھایا پھر گھر کی تنگی سے حیا وخجالت کا اظہار شروع کر دیا۔ میں نے کہا آج رات میں نے حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ کو دیکھا میں بھی اس طرح عرق ندامت میں غرق تھا اور اس طرف سے بے انتہا لطف وکرم کا اظہار ہوتا رہا۔ راقم الحروف ولی اللہ کہتا ہے کہ یہ واقعہ بھی حق تعالیٰ کی مدد سے مخلوقات میں تصرف پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس واقعہ میں حق پر دلالت کرنے والا خود حق کی صورت میں ظاہر ہوا۔

فرق مراتب

فرماتے تھے مجھے بعض درویشوں کے متعلق تردد تھا کہ وہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی بارگاہ میں کیا مقام رکھتے ہیں۔ خواب میں میں نے تجلیات سے ایک تجلی دیکھی گویا حضرت حق حسن صورت میں متمثل ہوتے ہیں اور چہرہ پر برقعہ ہے۔ میرے اور اس کے درمیان مسافت ہے۔ جب اس کے جمال پاک کا مشاہدہ ہوا' دل بے قرار ہو گیا میں اس کے قرب کا خواہش مند ہوا وہ اس خیال سے آگاہ ہو گیا اور قدرے نزدیک ہو گیا۔ اس وقت آتش شوق اور زیادہ بھڑک اٹھی اور قرب کی خواہش بڑھ گئی، وہ اس خیال سے بھی مطلع ہوا میرے نزدیک آگیا۔ میں برقعہ کے وجود سے تنگ آگیا میری آرزو ہوئی کہ وہ بھی اٹھ جائے۔ فرمایا یہ برقعہ باریک ہے حسن سے حسن منعکس ہوتا ہے میں نے کہا یہ بھی تو آخر حجابات میں سے ایک حجاب ہے۔ اس نے اسے بھی اٹھا دیا۔ پھر فرمایا بعض سالکین کو پہلا مرتبہ حاصل ہے خاص سالکین کو دوسرا اور اخص الخواص کو تیسرا مرتبہ حاصل ہے۔ فلاں کے پاس ان تین میں سے کوئی بھی نہیں۔

فرماتے تھے ایک مرتبہ طبیعت میں بڑا انقباض تھا میں نے خواب میں زیورات سے خوبصورت عورت کی شکل میں تجلی دیکھی جو آہستہ آہستہ میرے نزدیک آتی تھی۔ اور میری آتش شوق زیادہ سے زیادہ بھڑک رہی تھی۔ آخر کار معانقہ کیا اور میرے ساتھ ایک ہو گئی میں نے خود کو بعینہٖ وہی حسینہ دیکھا اور وہ تمام زیورات اپنے جسم پر مشاہدہ کئے انبساط اور

marfat.com
Marfat.com

گھر تشریف لائے ہیں، میں گھر کی تنگی سامان کی بے ترتیبی اور تمام وہ حالات جو بزرگوں کی موجودگی میں نامناسب ہیں، سے خجل اور شرمندہ ہوں لیکن اس طرف سے بے انتہا لطف وکرم مبذول ہوتا ہے۔ علی الصباح اتفاقاً حافظ عبداللطیف کے گھر گیا۔ انہوں نے مجھے گھر کے اندر بٹھایا پھر گھر کی تنگی سے حیا وخجالت کا اظہار شروع کر دیا۔ میں نے کہا آج رات میں نے حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ کو دیکھا، میں بھی اس طرح عرق ندامت میں غرق تھا اور اس طرف سے بے انتہا لطف وکرم کا اظہار ہوتا رہا۔ راقم الحروف ولی اللہ کہتا ہے کہ یہ واقعہ بھی حق تعالیٰ کی مدد سے مخلوقات میں تصرف پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس واقعہ میں حق پر دلالت کرنے والا خود حق کی صورت میں ظاہر ہوا۔

فرق مراتب

فرماتے تھے مجھے بعض درویشوں کے متعلق تردد تھا کہ وہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی بارگاہ میں کیا مقام رکھتے ہیں۔ خواب میں میں نے تجلیات سے ایک تجلی دیکھی گویا حضرت حق حسن صورت میں متمثل ہوتے ہیں اور چہرہ پر برقعہ ہے۔ میرے اور اس کے درمیان مسافت ہے۔ جب اس کے جمال پاک کا مشاہدہ ہوا، دل بے قرار ہو گیا۔ میں اس کے قرب کا خواہش مند ہوا۔ وہ اس خیال سے آگاہ ہو گیا اور قدرے نزدیک ہو گیا۔ اس وقت آتش شوق اور زیادہ بھڑک اٹھی اور قرب کی خواہش بڑھ گئی۔ وہ اس خیال سے بھی مطلع ہوا، میرے نزدیک آ گیا۔ میں برقعہ کے وجود سے تنگ آ گیا۔ میری آرزو ہوئی کہ وہ بھی اٹھ جائے۔ فرمایا یہ برقعہ باریک ہے حسن سے حسن منعکس ہوتا ہے۔ میں نے کہا یہ بھی تو آخر حجابات میں سے ایک حجاب ہے۔ اس نے اسے بھی اٹھا دیا۔ پھر فرمایا بعض سالکین کو پہلا مرتبہ حاصل ہے خاص سالکین کو دوسرا اور اخص الخواص کو تیسرا مرتبہ حاصل ہے۔ فلاں کے پاس ان تین میں سے کوئی بھی نہیں۔

فرماتے تھے، ایک مرتبہ طبیعت میں بڑا انقباض تھا۔ میں نے خواب میں زیورات سے خوبصورت عورت کی شکل میں تجلی دیکھی جو آہستہ آہستہ میرے نزدیک آ رہی تھی۔ اور میری آتش شوق زیادہ سے زیادہ بھڑک رہی تھی۔ آخر کار معانقہ کیا اور میرے ساتھ ایک ہو گئی۔ میں نے خود کو بعینہٖ وہی حسینہ دیکھا اور وہ تمام زیورات اپنے جسم پر مشاہدہ کئے انبساط اور

marfat.com

Marfat.com

سرور حاصل ہوا اور وہ انقباض جاتا رہا۔ راقم الحروف (ولی محمد) کہتا ہے کہ یہ واقعہ بھی حصول مقام توحید پر دلالت کرتا ہے اور یہ اسی کا شعبہ ہے۔

فرماتے تھے میں نے خواب میں دیکھا کہ اسماء الٰہیہ مثل حی علیم وسمیع اور بصیر آفتاب و ماہتاب کی مانند روشن دائروں کی صورت میں میرے لئے متشکل ہوتے یکے بعد دیگرے طلوع اور غروب ہوتے تھے۔ پھر فرمایا بسیط سے سب سے زیادہ شکل دائرہ کی ہے اس لئے اس میں متمثل ہوتے۔

توسیع اوقات

فرماتے تھے ایک روز میں عصر کے وقت مراقبہ میں تھا مجھے غیبوبت حاصل ہوئی اس وقت کو مجھ پر چالیس ہزار سال کے برابر وسیع کر دیا اور اس مدت میں ابتداء خلقت سے قیامت کے روز تک کے احوال وافعال تمام ظاہر کئے۔ کاتب کا گمان ہے کہ ان کلمات کے ذیل میں یہ بھی فرمایا کہ لا الٰہ اِلّا اللہ کے حروف کی مسافت اتنے ہزار سال تھی۔

فرماتے تھے مجھے خواب میں دو اشخاص دکھائے ایک ذکر حق میں مستغرق اسے حق کے علاوہ کسی طرف کوئی التفات نہیں اور نہ ہی اپنی ذات کی طرف اور دوسرا اس سے اکمل اور اتم اور وہ اس کے باوجود اپنا اور دوسری دنیا کا شعور رکھتا تھا اور ظاہری اور باطنی آداب سے بھی پورے طور پر آراستہ تھا۔ اس وقت مجھے الہام ہوا کہ اول ذات حق میں فانی ہے اور دوسرے کے حال کو آیۂ کریمہ لنحیینہ حیوۃ طیبہ ظاہر کر رہی ہے۔ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ مجھے مکمل بےخودی اور فنا حاصل ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ حق سبحانہ وتعالےٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ میرے فلاں بندے کو تلاش کرو۔ انہوں نے زمین میں تلاش کیا وہ نہ ملا۔ آسمانوں میں تلاش کیا اسے نہ پایا۔ بہشت میں جستجو کی نہ ملا۔ پس حق سبحانہ وتعالیٰ نے خطاب فرمایا۔ کہ جو شخص مجھ میں گم ہوگیا وہ زمین و آسمان اور جنت میں نہیں مل سکتا۔

فرماتے تھے ایک رات خواب میں میں نے جنت کو دیکھا گویا کہ میں اس کے وسط میں کھڑا ہوں اور اس کی حور و قصور کو دیکھ رہا ہوں، اس وقت میرے دل میں خیال آیا ہم نے تو حور و قصور کو دل سے نکال دیا تھا اور حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کی طلب میں یک جہت ہوتے یہ کیا ہوا کہ اس جگہ مقصود حقیقی دکھائی نہیں دیتا۔ تمام حور و قصور ہیں۔ اس وقت مجھ پر گریہ وزاری

marfat.com
Marfat.com

نے غلبہ کیا وہاں کے باشندے آتے تھے اور اپنے دامن یا آستین میں مجھے لیتے تھے اور کہتے تھے یہ خوشی و مسرت کی جگہ ہے۔ گریہ و غم کی جگہ نہیں ہیں سختی سے دامن جھٹک دیتا تھا اور ان سے اعراض کرتا تھا۔ آخر کار انہوں نے کہا ہم تجھے منصور و تیرے معبود کی قسم دیتے ہیں۔ ہمیں بتلائیے۔ رونے کا سبب کیا ہے۔

میں بے چین ہو گیا۔ میں نے ان اسرار میں سے کچھ بیان کیا۔ اسی وقت حق سبحانہ و تعالےٰ نے الہام کیا کہ تو نے ہماری کتاب میں نہیں پڑھا کہ کانت لھم جنت الفردوس نزلا۔ نزل وہ ہے جو مہمان کے لئے تیار کرتے ہیں تاکہ وہ اس پر بیٹھے۔ پھر اس کی ضیافت کا ذکر کرتے ہیں۔ پس تو اس قدر گریہ زاری کیوں کرتا ہے۔ سید نور علی بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں بیٹھا ہوا تھا اور دل کو حضور میں مشغول رکھے ہوئے تھا۔ اسی اثنا میں ایک سیاہ شبح تاریکی میں ظاہر ہوا۔ میں نے سمجھا جن ہے جو مجھے تکلیف پہنچائے گا۔ میں قوی ہمت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوا۔ میں اسے ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ وہ اسی ہمت کی طرف سے مجھ پر حملہ آور ہوا اور میرے دل کو گھیر لیا میں پریشان ہو گیا اور اطمینان کلی طور پر جاتا رہا۔ ہر لمحہ وہ مجھ پر غالب آتا تھا۔ کفر و فسق اور معتقدات اسلامیہ میں شک کی دعوت دیتا تھا۔ اس سلسلہ میں حضرت والا سے استمداد کی دوبارہ میری طرف متوجہ ہوئے۔ انہیں اس عبارت کا الہام ہوا۔ و العشق حالات عجیبہ وغریبہ وطریقہ مخسوفۃ وعظیمۃ ؎

ماپروریم دشمن دیا می کشیم دوست — جرأت کسے کہ جرح کند در قضائے ما

(ہم دشمن کی پرورش کریں یا دوست کو قتل، ہمارے فیصلہ پر کون جرح و تنقید کر سکتا ہے) کبھی بالمواجہ عتاب کرتے ہیں اور کبھی بالموافقت شراب دیتے ہیں۔ اگر یہ نہ کریں تو لوازم عشق باقی نہیں رہتے اور اگر وہ نہ کریں تو حیات مطلق باقی نہیں رہتی۔ یفعل اللہ ما یشاء وھو العلیم الحکیم (اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ علیم و حکیم ہے) انہیں یہ بھی الہام ہوا کہ ان مصائب کو دور کرنے کے لئے اس دعا سے تمسک کرنا چاہیئے یا لطیف ادرکنی بلطفك الخفی اور درود شریف بکثرت پڑھنا چاہیئے۔

مقام اولیاء ۔ اس فقیر (ولی اللہ) نے شیخ نقیر اللہ جو حضرت والد کے پرانے خادم

marfat.com

Marfat.com

ہیں اور اس قصہ میں حاضر اور قاصد رہے ہیں سے سنا ہے کہ محمد فاضل کے رشتہ داروں میں سے ایک عورت رابعہ نامی کے بچہ پیدا نہیں ہوتا تھا اس کے متعلق حضرت والا سے استمداد کی انہوں نے دعا فرمائی اور توجہ دی لڑکا پیدا ہوا جب وہ سات ماہ کا ہوا اس کا نزع کا وقت آگیا۔ اس وقت حضرت والد اکبر آباد میں تھے۔ اسی وقت حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے اس کے دل میں الہام ڈالا کہ یہ شخص جو تمہارا متوسل تھا اس کا آخری وقت آگیا اس کے عوض تمہیں بہت زیادہ اجر عطا فرمایا ہے محزون و متالم نہ ہو اور اس فکر میں نہ رہ پھر افاقہ ہو گیا۔ بہت متامل ہوئے کہ وہ متوسل کون ہے۔ دوبارہ منکشف ہوا کہ وہ رابعہ کا لڑکا ہے جو فلاں وقت میں فوت ہو گیا۔ حضرت والد نے انہیں کو بھیجا تاکہ محمد فاضل کو اس قصہ سے آگاہ کرے اور مراسم تعزیت بجالائے۔ محمد فاضل نے اس واقعہ کو مع وقت و تاریخ کے کاغذ پر نوٹ کر لیا۔ ایک ہفتہ کے بعد خط پہنچا جو بے کم و کاست اس کے مطابق تھا۔

بدعتی کی صحبت

فرماتے تھے میں نے ایک صاحب کشف بزرگ کے حالات سنے تھے میں نے اس سے استفادہ کرنے کا ارادہ کیا میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ وہ بدعتی ہے۔ اس کے گھر میں نہیں جانا چاہیئے۔ میں نے اس خیال کو جھٹک دیا۔ دوسری بار یہی خیال میرے دل میں ڈالا گیا میں نے پھر اسے ذہن سے نکال دیا اور جانے کے لئے اٹھا۔ پتھر، لکڑی، کیچڑ اور پانی کسی سبب کے بغیر میرا پاؤں پھسلا میں گر پڑا۔ اور مجھے سخت چوٹ آئی۔ مجھے الہام ہوا کہ اگر پہلے خیال کی اتباع کرتا اس قدر تکلیف تمہیں نہ پہنچتی۔

حضرت والد فرماتے تھے مجھے الہام ہوا ہے کہ تمہارا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا

حضرت والد فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ مجھے اجمالاً بتایا گیا کہ آج تمہیں ایک نعمت ملے گی۔ میں سیر کے لئے نکلا شہر کے ایک حصہ میں میرے دل نے گواہی دی کہ تیرا مطلوب اس جگہ ہے میں نے پوچھا یہاں کوئی درویش یا فاضل شخص ہے۔ لوگوں نے کہا ہاں فلاں درویش اس جگہ رہتا ہے میں اس کی ملاقات کے لئے گیا۔ اس نے کہا حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا جبہ مجھے تبرک ملا ہے اور آج رات مجھے حکم ہوا ہے کہ آج جو شخص تمہارے پاس آئے یہ تبرک اس کو

marfat.com
Marfat.com

سے روپیں نے وہ جبہ لے کر خدا تعالےٰ کا شکر ادا کیا۔ ایک بار تعیین قبلہ میں گفتگو شروع ہوگئی والد ماجد نے فرمایا ہم جو کچھ چشم وجدان سے مشاہدہ کرتے ہیں اس کے مطابق عمل کرتے ہیں، ہمیں اس طرف رخ کرکے کھڑا ہونا چاہیئے اور بائیں طرف قدرے پھر گئے۔

خاصیت ذکر اسم ذات

فرماتے تھے میں اسم ذات کا ذکر کر رہا تھا میں نے بعض ملائکہ کو دیکھا کہ میرے گرد بیٹھے ہوئے تسبیح و تقدیس اور تحمید و تکبیر میں مشغول ہیں میں نے انہیں کہا کہ میرے اور زیادہ قریب آؤ اور میرے ساتھ ذکر میں شریک ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا ہم تمہارے نزدیک آنے اور ذکر میں شامل ہونے کی طاقت نہیں رکھتے۔

فرماتے تھے ابتدائی حالات میں بازاری لوگوں کی آوازیں مجھے اسم ذات کی صورت میں سنائی دیتی تھیں۔ ایک مرتبہ میں نے نیا جوتا پہنا۔ چلتے وقت اس سے آواز پیدا ہوتی تو میں جل جلالہ کہتا لوگ حیران ہوتے تھے۔

فرماتے تھے ایک مرتبہ میں پھلت میں تھا مجھے ایک درجہ دکھایا گیا کہ یہ مقام اس شخص کا ہے جو آج تمہاری بیعت کرے گا۔ اس دن ایک عورت بیعت کے لئے تیار ہوئی اور شرینی وغیرہ بھی جیسا کہ دستور ہے مہیا کرلی مجھے حیرت ہوئی کہ یہ عورت اس درجے کے لائق نہیں زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ اسے عورتوں کا عارضہ ہوگیا اور یہ دولت حاصل نہ کر سکی، ایک دوسری صالحہ عورت نے وہ تمام چیزیں اس سے خرید لیں اور بیعت کی۔

شرف اقتدار

فرماتے تھے کہ ایک دفعہ عصر کی نماز کا وقت ہوگیا میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ آج اس نماز میں جو شخص تیری اقتدا کریگا وہ بخشا جائیگا۔ جماعت میں ایک شخص تھا جس کے متعلق میرا دل گواہی دیتا تھا کہ وہ ایسا نہیں ہے۔ جب تکبیر کہی گئی تو اتفاقاً اس کا وضو ٹوٹ گیا جب وہ واپس آیا تو ہم نماز سے فارغ ہو چکے تھے۔ ایک دوسرا اجنبی شخص آیا اور وہ نماز میں شریک ہوگیا۔

فرماتے تھے ابتداء میں میرا ارادہ ہوا کہ مسلسل روزے رکھوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک

marfat.com
Marfat.com

روٹی عنایت فرمائی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بطور خوش طبعی کہا الہدایا مشترک میں نے وہ روٹی آپ کی خدمت میں پیش کر دی۔ انہوں نے اس میں سے ایک ٹکڑا لے لیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ الہدایا مشترک۔ ان کی خدمت میں بھی پیش کر دی انہوں نے بھی ایک ٹکڑا لے لیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ الہدایا مشترک۔ ایک ٹکڑا انہوں نے لے لیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ الہدایا مشترک۔ میں نے عرض کی اگر اسی طرح یہ روٹی تقسیم ہوتی رہی تو میرے حصہ میں کیا آئیگا۔ انہوں نے ہاتھ روک لیا۔ پھر میں بیدار ہو گیا اور ایک مدت تک میں سوچتا رہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نوبت معذرت کرنے میں کیا نکتہ تھا۔ پھر معلوم ہوا کہ اس قسم کے امور وقائع میں رابطہ کا متمثل ہونا چونکہ حضرت ابوبکر رض کے ساتھ سلسلہ نقش بندیہ ملتا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سلسلۂ نسب ملتا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ امہات کی طرف سے نسب ملتا ہے اور طریقہ نقش بندیہ اور دوسرے سلسلے بھی آپ سے ملتے ہیں اور بعض وقائع میں آنجناب سے فیض حاصل کیا ہے اس لئے یہ معاملہ واقع ہوا اور چونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان امور میں سے کوئی رابطہ نہیں تھا۔ یہ صورت ظاہر ہوئی۔ واللہ اعلم۔

فرماتے تھے ماہ رمضان میں ایک دن میں نے سخت مشقت کی جس کی وجہ سے مجھ پر سخت کمزوری طاری ہو گئی قریب تھا کہ میں اس بنا پر افطار کر دیتا اور فضیلت صوم کے فوت ہونے کا مجھے بہت غم ہوا۔ اس اندوہ میں مجھے اونگھ آ گئی۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے بہت لذیذ اور خوشبودار کھانا جسے ہندی زبان میں زردہ پلاؤ کہتے ہیں۔ عنایت فرمایا۔ میں نے سیر ہو کر کھایا۔ پھر بہت ہی لطیف ٹھنڈا پانی عنایت فرمایا میں نے سیر ہو کر کھایا پھر میں بیدار ہو گیا بھوک اور پیاس تمام زائل ہو چکی تھی اور سیر شکمی حاصل ہو گئی تھی میرے ہاتھ میں ابھی تک زعفران کی خوشبو باقی تھی بعض عقیدت مندوں نے اسے احتیاط سے دھو کر رکھ لیا اور برکت اور تبرک کے طور پر اس سے روزہ افطار کیا۔

فرماتے تھے ایک بار میں نے حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا گویا کہ یاقوت سرخ کی مسجد ہے جو آئینہ کی مانند شفاف ہے۔ وہاں سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم مراقبہ کی صورت

marfat.com
Marfat.com

بیٹھے ہوئے ہیں اور صحابہ کرام رضؓ اور اولیائے کاملین بھی آپ کے گرداگرد مراقبہ کی ہیئت میں صف باندھے ہوئے ہیں۔ جب میں اس پردۂ یاقوتی کے پاس جو مسجد کے دروازہ پر لٹکا ہوا تھا پہنچا۔ تو حضرت غوث الاعظم رحؒ اور خواجہ نقشبند قدس اللہ اسرارہما اٹھ کر میرے پاس آئے اور میرے متعلق مناظرہ کرنے لگے۔ حضرت غوث الاعظم رحؒ نے فرمایا کہ اس شخص کے آباؤ اجداد میرے خلفاء کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ہیں اس سے زیادہ قریب ہوں۔ حضرت خواجہ نقشبند نے فرمایا یہ شخص میرے خلفاء سے تربیت یافتہ ہے میں اس سے زیادہ نزدیک ہوں یعنی خواجہ محمد باقی باللہ کے خلیفہ شیخ رفیع الدین سے روحانی تربیت حاصل کی ہے۔ یہ مناظرہ طویل ہوگیا۔ مجھے خوف پیدا ہوا کہ یہ صحبت ختم ہوجائے گی اور اس فیض سے محروم رہونگا۔ آخر کار غوث الاعظم رحؒ نے فرمایا۔ اس قدر مناظر کیوں کرتے ہو جبکہ ہمارے اور تمہارے طریق میں چنداں فرق نہیں ہے خواجہ نقشبند نے فرمایا اگر فرق نہیں ہے تو میں اس امر کے درپے کیوں نہ ہوں۔

حضرت غوث الاعظم رحؒ نے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ آپ اسے اندر لے جائیں لیکن در اصل وہ مجھ سے ہے۔ اور میں اسے اپنی نسبت سے بہرہ ور کروں گا۔ اور یہ تمام مناظرہ ایسے حسن ادب کے ساتھ ہوا کہ اس سے بہتر ممکن نہیں۔ چنانچہ خواجہ نقشبند رحؒ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اس مسجد میں داخل کیا اور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابل صفۂ قدسیہ آگے بٹھایا اور خود میرے ساتھ برابر میں بیٹھ گئے۔ میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ اس صورت میں سوائے اس کے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراقبہ سے سر اٹھائیں تو سب سے پہلے مجھ پر نظر مبارک پڑے اور جب کوئی پوچھے کہ تجھے کون لایا ہے تو کہیں میں اسے لایا ہوں۔ خواجہ نقشبند نے اس خیال سے واقف ہو کر فرمایا۔ یہی سبب ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور بہت سے اعزازات سے نوازا اور راقم الحروف (ولی اللہ) کا گمان ہے کہ اس واقعہ کا اختتام یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والد ماجد کو خلوت میں لے گئے۔ اور نفی واثبات کی عجیب انداز سے تلقین فرمائی۔ واللہ اعلم

فرماتے تھے کہ "انا ملیح واخی یوسف اصبح" کی حدیث سے میرے دل میں حیرت ہوتی تھی کیونکہ ملاحت عشاق کے لئے صباحت سے زیادہ قلق واضطراب کا باعث ہے۔ اور منقول ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام لباس فاخرہ پہن کر جلوہ گر ہوتے تھے تو بہت سے لوگ جمال

marfat.com

Marfat.com

یوسفی کو دیکھ کر مر جاتے تھے اور یہ حقیقت سید الرسل سے مروی نہیں چاہیئے تھا کہ معاملہ برعکس ہوتا ۔ ایک دفعہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اس نکتہ کے متعلق میں نے پوچھا ۔ فرمایا اللہ نے میرا جمال غیرت کی وجہ سے لوگوں کی نظر سے پوشیدہ رکھا ہے۔ اور اگر ظاہر ہوتا تو ہر شخص اسی طرح کرتا جس طرح یوسف علیہ السلام کے دیکھنے والوں نے کیا ۔ اس سے مجھے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ یا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کے اثر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے ایک یا دو بار دیکھا ہے کا کیا مفہوم ہے ۔ ان کی استعداد کے مطابق آپ کے جمال کا کچھ حصہ ان پر ظاہر ہوا ہوگا۔

فرماتے تھے کہ میں نے حضرت سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ میری طرف متوجہ ہوئے آپ کی توجہ گرامی کی برکت سے میں مقامات اولیاء کو عبور کرتا تھا اور انہیں اچھی طرح پہچانتا تھا ۔ یہاں تک میں اس مقام تک پہنچ گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ولی اس جگہ سے نہیں گزر سکتا ۔ میں نے عرض کی فقیر کا اعتقاد یہ ہے کہ ہر وہ ناممکن بات جس کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوں ممکن ہو جاتی ہے ۔ عجب نہیں کہ عدم استعداد کے باوجود اس مقصد کا چہرہ زیبا جلوہ گر ہو۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری روح کو اپنی روح میں لے لیا اور مقام صدیقیت جو ولایت کی انتہا ہے سے گزار دیا گیا ۔ پھر ایک برزخ ظاہر ہوا گویا دریائے آتش ہے کہ کوئی ولی اس میں سے نہیں گزر سکتا ۔ اس کے بعد سابقہ مقامات جو میں ولایت میں پیچھے چھوڑ آیا تھا منکشف ہوتے تھے ۔ صبر گذشتہ صبر کی مانند توکل سابق توکل کی مانند ۔ فرق یہ تھا کہ یہ حقیقی تھے اور وہ گذشتہ مجازی یہ اصول تھے اور گذشتہ تماثیل اور اشباح تھے ۔ راقم الحروف ولی اللہ نے "ضمن گرفتن" کی کیفیت کے متعلق سوال کیا تو فرمایا میں نے محسوس کیا کہ میرا وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ متحد ہو گیا ہے اور خارج میں الگ نہیں رہا سوائے اس بات کے کہ میرا علم میرے ساتھ ہے راقم الحروف ولی اللہ کہتا ہے کہ اس فقیر کے نزدیک اس واقعہ میں دریائے آتشیں میں متمثل ہونے کو سمجھنا ایک مقدمہ پر منحصر ہے ۔ واضح ہو کہ نبوت کا سبب ازلیہ عنایت کی توجہ ہے ۔ جو مصلحت کلیہ سے بیدار ہو کر پیغمبر اور اس کی قوم کا رخ

marfat.com
Marfat.com

کرتی ہے جیسا کہ اس کی توجہ واقعات عظیمہ طوفانوں اور قیامت وغیرہ کی طرف ہوتی ہے اور اولیائے کرام کا ہر کمال ان کے نفوس عالیہ کی استعداد پر منحصر ہے اور بس۔ یہاں اس نفس کی مصلحت کے علاوہ کسی اور چیز کا لحاظ نہیں رکھا گیا لیکن انبیاء علیہم السلام ان کی نبوت تدبیر عالم کی مصلحت کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ پہلا عالم انفس ہے۔ اس میں کسب و محنت کو بھی دخل ہے اور دوسرا یعنی مصلحت تدبیر عالم آفاق میں کسب کو دخل نہیں، حکم اول کے لئے جدا استعداد ہے اور حکم ثانی کے لئے دوسری استعداد ہے۔ بس کمالِ اول کی استعداد کے اعتبار سے کمال ثانی کا ممتنع الحصول ہونا آگ کے دریا کی صورت میں متشکل ہوا۔ واللہ اعلم۔

حضرت والد فرماتے تھے ایک مرتبہ مجھے بخار آگیا اور اس بیماری نے طول پکڑا اور زندگی سے نا امید ہو گیا۔ مجھے اونگھ آگئی۔ اس غنودگی میں حضرت شیخ عبدالعزیز ظاہر ہوئے فرماتے تھے "بیٹا! حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری عیادت کے لئے تشریف لا رہے ہیں اور ممکن ہے آپ اس طرف سے تشریف لائیں اور تمہارے پاؤں اس طرف ہیں تیری چارپائی کو اس طرح رکھنا چاہیے کہ تیرے پاؤں اس طرف نہ ہوں۔ مجھے افاقہ ہوا۔ بات کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں تھی۔ میں نے حاضرین کو اشارہ کیا۔ انہوں نے میری چارپائی اس طرف پھیر دی۔ اسی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا "کیف حالک یا بنی" بیٹا! تیرا کیا حال ہے؟ ان الفاظ کی حلاوت مجھ پر غالب آ گئی۔ عجیب وجد اور آہ و بکا کا مجھ سے ظہور ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس طرح گود میں لے لیا کہ آپ کی ریش مبارک میرے سر پر تھی آپ کی قمیص مبارک آنسو سے تر ہو گئی۔ آہستہ آہستہ اس وجد کو سکون آگیا۔ پھر میرے دل میں خیال گزرا کہ ایک عرصہ سے مجھے موئے مبارک کی آرزو ہے۔ کس قدر عظیم کرم ہو اگر اس قسم کی کوئی چیز عنایت فرمائیں۔ آپ اس خیال سے واقف ہو گئے۔ ریش مبارک پر ہاتھ پھیرا اور موئے مبارک میرے ہاتھ میں پکڑا دیئے۔ میرے دل میں گزرا یہ دونوں بال بیداری میں میرے پاس رہیں گے آپ اس خیال سے بھی واقف ہو گئے فرمایا یہ دونوں بال اس عالم میں بھی باقی رہیں گے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صحت کلی اور طویل زندگی کی بشارت دی۔ پھر مجھے افاقہ ہو گیا۔ میں نے چراغ طلب کیا۔ وہ دونوں بال میرے ہاتھ میں نہیں تھے۔ میں غمگین ہو گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں توجہ کی مجھ پر

marfat.com
Marfat.com

غنودیت طاری ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متمثل ہوئے. فرمایا، میرے بیٹے! تجھے آگاہ ہونا چاہیئے کہ میں نے وہ دونوں بال احتیاط کے طور پر تمہارے تکیہ کے نیچے محفوظ کر دیئے ہیں وہاں سے تو انہیں حاصل کرے گا. جب مجھے افاقہ ہوا تو میں نے انہیں وہاں سے لے کر عزت و احترام سے ایک جگہ حفاظت رکھ لیا اس کے بعد بخار بالکل جاتا رہا اور مجھ پر کمزوری طاری ہوگئی. اقربا نے سمجھا یہ موت کی برودت ہے. وہ روتے تھے اور مجھ میں بات کرنے کی طاقت نہیں تھی میں سر سے اشارہ کرتا تھا. کچھ دیر کے بعد میری اصلی طاقت لوٹ آئی اور مجھے صحت کلی حاصل ہوگئی. ان کلمات کے ضمن میں فرماتے تھے کہ ان موئے مبارک کے خواص میں سے ایک یہ تھی کہ وہ پہلے آپس میں گھتے ہوئے ہوتے تھے جب درود شریف پڑھا جاتا تو الگ الگ ہو کر کھڑے ہو جاتے. دوسرے یہ کہ ایک مرتبہ منکرین میں سے تین اشخاص نے امتحان کرنا چاہا. میں اس بے ادبی کے اجازت نہیں دیتا تھا جب مناظرہ نے طول کھینچا تو موئے مبارک دھوپ میں لے گئے. اسی وقت بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا حالانکہ دھوپ بڑی تیز تھی اور بادل کا موسم بھی قطعاً نہیں تھا. ان میں سے ایک شخص نے توبہ کی. دوسرے نے کہا کہ یہ اتفاقیہ قصہ ہے. دوسری مرتبہ پھر دھوپ میں نکالا. دوبارہ بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا دوسرے نے بھی توبہ کر لی تیسرے نے کہا یہ بھی اتفاقیہ بات ہے. تیسری مرتبہ پھر دھوپ میں لئے گئے تیسری مرتبہ بھی بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا تیسرے نے بھی توبہ کی. ایک خصوصیت یہ تھی کہ ایک مرتبہ زیارت کیلئے باہر لایا. بہت بڑا مجمع تھا. ہر چند میں قفل میں چابی لگاتا تھا مگر وہ نہیں کھلتا تھا کوشش کرتا مگر کامیاب نہ ہوتا تھا میں اپنے دل کی طرف ہوا معلوم ہوا کہ فلاں جنبی ہے اسکی جنابت کی نحوست سے کامیاب نہیں ہو رہے ہیں نے عیب پوشی کرتے ہوئے تمام کو غسل کرنے کیلئے کہا جنبی اس مجمع سے نکل گیا اس کے بعد آسانی سے کھل گیا تو ہم نے زیارت کی ——— حضرت والد آخری عمر میں تبرکات تقسیم فرماتے تھے. ان دو بالوں میں سے ایک مجھے عنایت فرمایا والحمدللہ رب العالمین.

صفاتِ الٰہیہ کا ظہور

فرماتے تھے ایک مرتبہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا. جب میں نے صفات الٰہیہ کے کمال ظہور کو اس مظہر اتم میں مشاہدہ کیا تو میں سجدہ میں گر پڑا. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی میں انگلی دبالی اور اس صورت سے منع فرمایا. بارہا میرے دل میں یہ خیال آیا کہ اس صورت میں

marfat.com

Marfat.com

منع کرنے میں کیا نکتہ ہوگا۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ آدمی کو سجدہ کرنے کی دو صورتیں ہیں ایک اس کے معبود ہونے کے اعتبار سے اور وہ کفر ہے۔ دوسرا اس میں صفاتِ الٰہیہ کے ظہور کے مشاہدہ سے اور یہ منع ہے۔ کیونکہ یہ کفر سے مشابہہ ہے پس ان دو سجدوں کے درمیان فرق کو اس صورت سے منع فرمایا۔ جو تصریح سے بھی زیادہ واضح ہے۔

سید کا مقام

فرماتے تھے کہ ایک شخص کے سید ہونے میں مجھے تردد تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑے پلنگ پر لیٹے ہوئے ہیں۔ بڑی مہربانیاں فرمائیں اور فرمایا پلنگ کے نیچے دیکھو میں نے دیکھا کہ وہ شخص نیچے سویا ہوا ہے۔ فرمایا اگر وہ سیادت کی قرابت نہ رکھتا تو اس جگہ نہ ہوتا۔

فضیلت درود شریف

فرماتے تھے ایک مرتبہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا گویا حاضرین میں سے ہر شخص اپنی فہم اور معرفت کے مطابق درود پیش کرتا ہے۔ میں نے بھی "اللھم صل علی محمد ن النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وبارک وسلم" پیش کیا۔ جب آپ نے اسے سنا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر انتہائی خوشی و مسرت کے آثار ظاہر ہوئے۔

فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے دنوں میں مجھے کوئی چیز دستیاب نہ ہو سکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیاز پکائی جا سکے۔ کچھ بھنے ہوئے چنے اور گڑ بطور نیاز تقسیم کئے۔ خواب میں میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے انواع و اقسام کے کھانے پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ چنے اور گڑ بھی پیش کیا گیا۔ بڑی خوشی و مسرت سے ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ انہیں طلب فرمایا۔ ان میں سے کچھ لے کر تناول فرمائے اور باقی ساتھیوں میں تقسیم کر دیئے۔ راقم الحروف (ولی اللہ) کہتا ہے کہ اسی قصہ کی مانند پہلے بزرگوں سے بھی روایت کیا گیا ہے۔ لیکن یہ قصہ بلاشبہ حضرت والد ماجد کا ہے۔ عجب نہیں کہ توارد ہوا ہو۔

فرماتے تھے میں نے خواب میں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کو ایک راستہ میں دیکھا کہ یاقوت سرخ کی بہل پر سوار ہیں جس کے آگے گھوڑے نہیں ہیں بلکہ محض قدرت الٰہی سے چل رہی ہے میں ان کے ساتھ چل رہا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ آؤ ہمارے ساتھ بگھی میں

marfat.com

Marfat.com

بیٹھ جاؤ لیکن میں ادب کے مارے ایسا نہیں کر رہا تھا آخر کار انہوں نے مزاح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس بگھی کا پردہ گرا دو۔ میں پائیدان پر چڑھا اور پردہ کو نیچے گرانا چاہا۔ اس وقت میرا ایک ہاتھ حضرت امام حسین اور دوسرا حضرت حسن رضی اللہ عنہما نے مضبوطی سے پکڑ لیا اور مسکرائے۔ اور فرمایا اب تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی میں اس شخص کا حال کیا بیان کر سکتا ہوں جس کے دونوں ہاتھ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرۃ العینین کے ہاتھوں میں ہوں۔ پھر بگھی میں بٹھا کر بڑی خوشی سے گھر تک لائے۔ وہاں حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے ملاقات ہوئی میں نے آپ سے التماس کی کہ وہ نسبت جو ہم فقرا حاصل کرتے ہیں وہی ہے جو صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل کرتے تھے یا زمانہ کی گردش سے تبدیل ہو گئی ہے۔ فرمایا تھوڑی دیر اپنی نسبت میں گم ہو جاؤ تا کہ میں اسے دیکھوں میں اپنی نسبت میں مستغرق ہو گیا۔ آپ نے فرمایا تیری نسبت بغیر کسی تفاوت کے وہی ہے۔

فرماتے تھے میں نے حضرت خواجہ معین الدین کو دیکھا گویا وہ گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں اور وہاں شمع جل رہی ہے۔ لیکن فتیلہ کو متحرک کرنا چاہیئے۔ تا کہ عمدگی سے جلے۔ آپ نے مجھے اس کام کے لئے فرمایا میں نے ایسے ہی کیا۔ پھر اپنی مخصوص نسبت عطا فرمائی اور اس خواب کی تعبیر اجازت دینا تھی۔ فرماتے تھے خواب میں مجھے سلاسل اولیاء دکھائے گئے۔ گویا کہ ایک وسیع بازار ہے جس میں مخصوص دکانیں ہیں۔ ہر دکان میں صاحب طریقہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔ میں ان کے پاس سے گزرتا ہوا حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی دکان پر پہنچا میں اس جماعت میں جا کر بیٹھ گیا۔ وہاں نصوص کی عبارت "الاعیان ماشمت رائحۃ الوجود" پر بحث ہو رہی تھی۔ ہر شخص دوسرے سے الگ مفہوم بیان کرتا ہے۔ میری باری آئی تو میں نے بھی معنی بیان کئے حضرت غوث اعظم یہ مفہوم سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا اس بیچارہ کی یہی غرض تھی اس واقعہ کو مدت ہو گئی لیکن ابھی تک فارسی کے یہ الفاظ میرے حافظہ میں ہیں۔ پھر اس مجلس سے اُٹھے اور میرا ہاتھ پکڑ کر خلوت میں لے گئے اور فرمایا تمہارے دل میں میری طرف سے کوئی خطرہ یا خدشہ ہے؟ میں نے عرض کی ہاں! اصحاب طرق میں سے ہر شخص نے مجھے بلاواسطہ اجازت فرمائی ہے مگر آپ نے نہیں فرمائی۔ فرمایا ہمارے خلفاء ہمارے حکم میں ہیں جب تم نے ان سے

marfat.com

Marfat.com

اجازت حاصل کر لی تو گویا بلا واسطہ مجھ سے حاصل کی میں نے کہا بلا واسطہ کا لطف ہی الگ ہے۔ فرمایا میں بھی تجھے اجازت دیتا ہوں۔ میرے طریقہ سے لوگوں کو ہدایت دو۔ جب اشغال کی نوبت آئی تو فرمایا تم نے ابتدائی درمیانی اور انتہائی اشغال کتنے ہوتے ہیں۔ ان کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ پھر آپ نے میرے دل پر توجہ ڈالی اور خاص نسبت عطا فرمائی۔ عرصہ گزرنے کے باوجود اب تک اس کی حلاوت میرے دل میں ہے۔ پھر میں آگے روانہ ہوا اور سلاسل کی سیر کرتا رہا وہاں بہت سے عجائبات دیکھتا تھا۔ آخر کار عرش کے نیچے پہنچا۔ میں نے دیکھا کہ ایک زنجیر عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہے۔ اور خواجہ نقشبند اسے پکڑے ہوئے ہیں اور مستغرق ہیں۔ مجھے معلوم ہوا کہ آپ کے استغراق کی یہ وجہ ہے کہ آپ کے خلفاء زندہ ہوں یا مردہ، مخلوقات کی طرف توجہ کی مشقت و ریاضت کے لئے کافی ہیں۔ راقم الحروف (شاہ ولی اللہ) کہتا ہے کہ حضرت خواجہ نقشبند کی نسبت کو لطیفۂ سر میں زیادہ وسعت حاصل ہے۔ اسی وجہ سے استغراق غالب آیا اور حضرت غوث الاعظمؒ کی نسبت لطیفۂ روح میں زیادہ ہے۔ صوفیاء کی روحانی تربیت اسی سے ہے اور قدیم صوفیائے کرام کی نسبت لطیفۂ نفس میں زیادہ ہے۔ اسی وجہ سے وہ سخت مشکل ریاضتیں کرتے تھے۔ فتدبر۔

بظاہر آپ نے لفظ بیچارہ اس وجہ سے استعمال کیا کہ وہ نفوس جن میں ارشاد کی قوتیں زیادہ ہیں۔ علوم و معارف عجیبہ کی ان کے نزدیک کوئی خاص اہمیت نہیں ہوتی۔

فرماتے تھے میں خواجہ قطب الدین قدس سرہٗ کے مزار کی زیارت کے لئے گیا تھا۔ اس خیال سے کہ مجھے اپنی گنہگار آنکھوں اور آلودہ جسم کو اس پاک جگہ میں نہیں لے جانا چاہیئے ان کے مزار کے قریب چبوترے پر کھڑا ہو گیا۔ اس جگہ ان کی روح ظاہر ہوئی اور فرمایا آگے آؤ میں دو تین قدم آگے چلا گیا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ چار فرشتوں نے ان کی قبر کے نزدیک ایک تخت اتارا ہے۔ معلوم ہوا کہ اس تخت پر خواجہ نقش بند تھے۔ دونوں بزرگوں نے آپس میں راز و نیاز کی باتیں کیں جو سنائی نہیں دیتی تھیں۔ پھر تخت فرشتے اٹھا کر لے گئے۔ خواجہ قطب الدین میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا آگے آؤ۔ میں دو تین قدم اور آگے گیا۔ اسی طرح وہ فرماتے رہے اور میں آگے بڑھتا رہا۔ یہاں تک کہ میں آپ کے بہت ہی قریب ہو گیا۔ پھر فرمایا تم شعر کے متعلق کیا کہتے ہو۔ میں نے جواب دیا۔ کلام حسنہ حسن قبیحہ قبیح۔ وہ ایک کلام ہے اس میں سے

marfat.com

Marfat.com

جو اچھا ہے وہ بہتر ہے اور جو برا ہے وہ خراب ہے۔ فرمایا بارک اللہ

پھر آپ نے پوچھا خوبصورت آواز کے متعلق تم کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا۔ ذالك فضل اللہ یوتیہ من یشاء یہ خدا کی مہربانی ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ فرمایا۔ بارک اللہ جب یہ دونوں جمع ہو جائیں تو تم کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا۔ نور علیٰ نور یھدی اللہ لنورہ من یشاء۔ فرمایا بارک اللہ۔ جو کچھ ہم کرتے تھے وہ اس سے پہلے نہیں تھا۔ تم بھی کبھی کبھار ایک دو بیت سن لیا کرو۔ میں نے عرض کی۔ خواجہ نقش بند کے ہوتے ہوئے آپ نے یہ بات کیوں نہیں کی۔ ان دو الفاظ میں سے ایک فرماتے "ادب کے خلاف تھا یا مصلحت نہیں تھی۔"

فرماتے تھے اس واقعہ کو مدت ہو گئی ہے۔ اس لفظ کی تعیین ذہن سے نکل گئی ہے۔

فرماتے تھے دوسری مرتبہ ان کے مزار کی زیارت کے لئے گیا۔ ان کی روح ظاہر ہوئی۔ اور فرمایا۔ تمہارے ہاں ایک فرزند پیدا ہوگا اس کا نام قطب الدین احمد رکھنا۔

چونکہ میری بیوی سن ایاس کو پہنچی ہوئی تھی۔ مجھے خیال گزرا کہ اس سے مراد بیٹے کا بیٹا یعنی پوتا ہے۔ وہ خیال سے آگاہ ہو گئے فرمایا میرا یہ مقصد نہیں ہے۔ یہ فرزند تیری پشت سے پیدا ہوگا۔ ایک مدت کے بعد دوسری شادی کا خیال پیدا ہوا۔ راقم الحروف (شاہ ولی اللہ) پیدا ہوا میری پیدائش کے وقت یہ واقعہ ان کے ذہن سے اتر گیا۔ میرا نام انہوں نے ولی اللہ رکھ دیا۔ پھر عرصہ کے بعد یاد آیا تو دوسرا نام قطب الدین احمد رکھا۔

فرماتے تھے ایک مرتبہ میں نے شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہ کو خواب میں دیکھا۔ کہ وضو فرما رہے ہیں اور نماز کی تیاری کر رہے ہیں۔ میں نے کہا۔ یہ عالم تکلیف نہیں ہے وضو اور نماز کا کیا معنی ہے۔ فرمایا دنیا میں ہم یہ کام بہت کیا کرتے تھے۔ اب اس سے لذت حاصل ہوتی ہے۔ بس ان امور کی ادائیگی حصول لذت کے لئے ہے کسی فرض کی وجہ سے نہیں۔ نماز سے فراغت کے بعد ارواح جمع ہو گئیں اور مجلس مذاکرہ شروع ہو گئی۔ انہوں نے مجھے فرمایا تم بھی شامل ہو جاؤ۔ میں نے کہا۔ میں مجلس میں نہیں بیٹھوں گا۔ فرمایا ہماری مجلس دوسری مجالس کی طرح نہیں ہے۔ میں اس مجلس میں حاضر ہو گیا۔ اس محفل میں وجد بھی تھا۔

اعانت اولیاء۔ فرماتے تھے اکبر آباد میں مرزا محمد زاہد کے درس سے واپسی کے دوران

marfat.com
Marfat.com

راستہ میں ایک لمبے کوچے سے میرا گزر ہوا۔ اس وقت میں شیخ سعدی کے یہ اشعار پڑھ رہا تھا اور خوب ذوق و شوق حاصل تھا ؎

جز یاد دوست ہر چہ کنی عمر ضائع است | جز سِرّ عشق ہر چہ بخوانی بطالت است
سعدی بشو تو لوح دل از نقش غیر حق | علمے کہ راہ حق ننماید جہالت است

چوتھا مصرع میرے ذہن سے نکل گیا۔ اس سبب سے میرے دل میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہو گیا۔

اچانک ایک فقیر منش، دراز زلف، ملیح چہرہ، پیر مرد ظاہر ہوا اور کہا ؎
علمے کہ راہ بحق ننماید جہالت است
میں نے کہا جزاک اللہ خیر الجزاء آپ نے میرے دل سے بہت بڑی بے چینی اور اضطراب کو دور فرمایا پھر میں نے ان کی خدمت میں پان پیش کیا مسکرائے اور فرمایا کیا یہ یاد دلانے کی اُجرت ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں بلکہ یہ شکرانہ ہے۔ فرمایا میں نہیں کھاتا۔ پھر فرمایا مجھے جلد جانا چاہیئے۔ میں نے کہا میں بھی جلد چلوں گا۔ فرمایا میں بہت جلد جانا چاہتا ہوں۔ قدم اُٹھا کر کوچہ کے آخر میں رکھا۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ روح مجسم ہے۔ میں پکار اُٹھا۔ مجھے اپنے نام سے تو آگاہ کیجیے تاکہ فاتحہ پڑھ سکوں۔ فرمایا سعدی یہی فقیر ہے

سرخیل مجاذیب

فرماتے تھے میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ساتویں آسمان میں ہوں۔ وہاں میں نے ایک شخص کو کپڑا لپیٹے ہوئے سوتے ہوئے دیکھا جس سے محبت کے شعلے بھڑک رہے تھے معلوم ہوا کہ یہ مجذوبوں کا سردار ہے اور ہر مجذوب کو اس سے امداد پہنچتی ہے۔ بظاہر یہ مجذوب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے پہلے ہو گزرا ہے۔

راقم الحروف (شاہ ولی اللہ) کہتا ہے کہ ممکن ہے وہ مجاذیب کیلئے تربیت الٰہیہ کی مثالی صورت ہو اور اس نسبت کے استیلا کا راز ہو جو عقل کو مختل کرنے والا ہے۔

دعوتِ ولی

اس فقیر (شاہ ولی اللہ) نے ان احباب سے جو اس واقعہ کے عینی شاہد تھے سُنا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت والد ماجد مخدوم شیخ اللہ دیہ کے مزار کی زیارت

marfat.com

Marfat.com

کے لئے ڈاسنہ میں گئے تھے۔ رات کا وقت تھا۔ اسی جگہ آپ نے فرمایا۔ مخدوم صاحب ہماری دعوت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کچھ کھا کر جائیں۔ وہاں آپ نے توقف فرمایا یہاں تک کہ لوگوں کی آمد و رفت ختم ہوگئی۔ احباب پر ملال طاری ہوا اچانک ایک عورت آئی جس کے سر پر میٹھے چاولوں کا تھال تھا اس نے کہا میں نے نذر مانی تھی کہ جس وقت میرا خاوند گھر آئے گا میں اسی وقت کھانا پکا کر مخدوم اللہ دیہ کی درگاہ میں قیام پذیر فقراء میں تقسیم کردوں گی۔ اسی وقت شوہر گھر پہنچا ہے۔ میں نے اپنی منت پوری کی ہے۔ میری خواہش تھی خدا کرے اس وقت درگاہ میں کوئی موجود ہو، تاکہ وہ کھانا کھائے۔

فرماتے تھے ایک مرتبہ میں سیر کرتا ہوا بہت ہی خوبصورت مقبرے میں پہنچا تھوڑی دیر وہاں قیام کیا۔ اس وقت میرے دل میں خیال گزرا کہ اس جگہ میرے علاوہ کوئی شخص عبادت نہیں کر رہا۔ یہ خیال آتے ہی ایک کوژ پشت شخص ظاہر ہوا جو پنجابی زبان میں گا رہا تھا جس کا مفہوم یہ تھا "دوست کے دیدار کی آرزو مجھ پر غالب آگئی"۔ میں اس کے نغمہ سے متاثر ہو کر اس کی طرف بڑھا میں جس قدر اس کے نزدیک ہوتا تھا وہ مجھ سے دور ہوتا تھا۔ پھر اس نے کہا تیرا خیال تھا کہ اس جگہ تیرے بغیر کوئی ذاکر نہیں ہے۔ میں نے کہا میری اس سے مراد زندوں میں سے تھا اس نے کہا کہ اس وقت تم نے مطلق تصور کیا تھا اور اب اس کی تخصیص کرتے ہو اس کے بعد وہ غائب ہوگیا۔ فرماتے تھے حضرت بایزید گو نے زیارت حرمین کا ارادہ کیا۔ ان کے ساتھ بہت سے کمزور بچے اور عورتیں بھی نکل کھڑے ہوئے سواری اور زاد راہ کا کوئی انتظام نہیں تھا میں نے اور مخدومی بھائی صاحب نے متفق ہو کر ارادہ کیا کہ واپس لائیں۔ جب ہم تغلق آباد کے قریب پہنچے دھوپ بہت تیز ہوگئی تھی۔ ہم ایک سایہ دار درخت کے نیچے اترے، تمام احباب سو گئے میں ان کے کپڑوں کی حفاظت کے لئے جاگتا رہا۔ اسی اثناء میں میں نے چند سورتیں تلاوت کیں وہاں چند قبریں تھیں۔ صاحب قبر باتیں کرنے لگا۔ اس نے کہا عرصہ ہوا قرآن نہیں سنا اور میں اس کے سننے کا بڑا مشتاق ہوں اگر کچھ اور تلاوت کریں تو بڑا احسان ہوگا میں نے کچھ اور پڑھا جب میں خاموش ہوا اس نے پھر درخواست کی تیسری بار بھی پڑھا پھر وہ مخدومی برادر گرامی جو پاس ہی سو رہے تھے۔ کو خواب میں ظاہر ہوا اور کہا میں نے انہیں بار بار تلاوت کے لئے کہا

marfat.com
Marfat.com